فی سبیل اللہ

فاخرہ گُل

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

فی سبیل اللہ

فاخرہ گل

جھوٹی سچی تعبیروں کی خواہش میں
کیسے کیسے خواب بکھرتے جاتے ہیں
ان حالوں کب اپنے آپ کو دیکھا تھا
کہنے کو دن رات گزرتے جاتے ہیں

ایک نئی امید‘ نئی صبح اور نئی امنگ کے ساتھ حرا کے آنگن میں چڑیاں بولیں تو وہ بھی ان کے ساتھ ہی اٹھ بیٹھی۔ رات سے ہی لائٹ بند ہوجانے کی وجہ سے وہ سب صحن میں ہی کھلے آسمان تلے سوئے تھے۔ تکیے پر رکھا دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالتے ہوئے اس نے دائیں بائیں بچھی ٹوٹل تین چارپائیوں کو دیکھا‘ دائیں طرف مبین اور اس کے ساتھ سویا دو سالہ سنان‘ بائیں طرف ساس اور ان کے ساتھ سوئی چھ سالہ کاملہ‘ جس کی اپنی چارپائی خالی تھی اور خود حرا کے ساتھ آنکھیں موندے سوئی چار سالہ زمین......

عام طور پر وہ لوگ برآمدے میں سویا کرتے تھے‘ فرشی پنکھا سامنے رکھ دیا جاتا تو اس کی فراٹے بھرتی ہوا قطار سے بچھے سب پلنگوں کو یکساں محسوس ہوتی۔ ساس اماں چونکہ ذیابیطس کے مرض میں مبتلا تھیں اور انہیں گھر میں سب سے زیادہ گرمی بھی لگا کرتی اسی لیے ان کا پلنگ ہمیشہ پنکھے کے عین سامنے اول نمبر پر بچھایا جاتا۔ اس کے بعد مبین پھر کاملہ اور آخر میں حرا کا اپنا لیکن الگ پلنگ ہونے کے باوجود کاملہ زیادہ سے زیادہ ہوا کھانے کی خواہش میں اکثر اوقات دادی کے پلنگ پر ہی پائی جاتی سو آج بھی وہی معاملہ تھا۔

جب تک وہ باتھ روم سے ہاتھ منہ دھوکر نکلی مبین بھی جاگ چکے تھے۔ ننھی زمین کے ماتھے پر بوسہ دیا‘ کچھ دیر خاموش نظروں سے سر پر تنے آسمان کو دیکھا تو بے اختیار ٹھنڈی آہ منہ سے نکل گئی یعنی یہ بچی انہیں اپنی جان سے بڑھ کر عزیز تھی گو کہ باقی بچے بھی دونوں بے حد فرماں بردار اور اعلیٰ تربیت کا نمونہ تھے مگر پھر بھی زمین کے لیے جو جگہ دل میں تھی وہ نہ تو سنان کے لیے تھی اور نہ ہی کاملہ کے لیے۔ جس کی ایک وجہ شاید یہ بھی تھی کہ وہ دونوں ظاہری طور پر بالکل مکمل تھے ان کی شخصیت میں کوئی کمی نہیں تھی۔ شکل صورت‘ ذہنی اور جسمانی اعتبار سے وہ ایک مکمل شخصیت کے مالک تھے جبکہ زمین پیدائشی طور پر ذہنی معذوری کا شکار تھی۔ چار سال کی ہوجانے کے باوجود وہ اپنی بات کو مکمل طور پر سمجھانے یا بیان کرنے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش
یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے
ہم خاص کیوں ہیں:۔

✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
✧ ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل رینج
✧ ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
✧ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
✧ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
✧ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل رینج
✧ ہر کتاب کا الگ سیکشن
✧ ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے
ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں
ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں
www.paksociety.com
اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
Online Library For Pakistan
Like us on Facebook
fb.com/paksociety
twitter.com/paksociety1

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

سے تو قاصر تھی ہی ٹھیک طریقے سے چل پھر بھی نہیں سکتی تھی۔ ذرا سا چلنے پر ہی پاؤں کا رخ گھوم جاتا اور گر پڑتی۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے دل میں چلنے پھرنے سے خوف بیٹھ گیا تھا' جب تک حرا یا مبین خود انگلی پکڑ کر نہ چلاتے وہ بیٹھ کر ہی اِدھر اُدھر دیکھتی اور کھیلتی رہتی۔ دوسری صورت میں چھوٹے بچوں کی طرح گھٹنوں کے بل ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتی۔

اور یہ سب دیکھ دیکھ کر حرا کا دل کٹ جاتا' تین بچوں میں سب سے خوب صورت اور سب سے پُرکشش بیٹی کو اس حالت میں دیکھنا خود مبین اور دادی کے لیے کسی امتحان سے کم نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اسے گھر میں خاصی توجہ دی جاتی اور اپنے وسائل محدود ہونے کے باوجود کوشش کی جاتی کہ وہ جس چیز کی بھی خواہش کرے وہ اس کے سامنے پیش کردی جائے لیکن دکھ ایسا تھا کہ ہر وقت دل و دماغ سے لپٹا رہتا اور گو کہ زمین اب چار سال کی ہونے کو آئی تھی مگر اس کے باوجود بھی حرا اس کی ذہنی و جسمانی حالت سے سمجھوتہ کرتے خود کمزور پڑ جاتی اب بھی یوں مبین کو خاموشی سے اس کی جانب یک ٹک دیکھتے پایا تو کچن میں جانے کے بجائے وہیں چلی آئی۔

''حرا! میں سوچ رہا ہوں کہ کاملہ تو اسکول جاتی ہی ہے کیوں نا ہم زمین کو بھی اسکول میں داخل کرادیں۔ چار سال کی تو یہ بھی ہوگئی ہے۔'' مبین نے حرا کو اپنی طرف آتے دیکھا تو ذہن میں پھیلی اداس سوچ کو پرے دھکیل کر بولے جس پر حرا کا حیران ہونا لازم تھا۔

''زمین اور اسکول......؟''

''ہاں تو اور کیا' ہم اپنی بچی کو ایسے ہی تھوڑی گھر میں بٹھائے رکھیں گے۔ میں معلوم کرتا ہوں کچھ...... کیوں اماں؟'' بات کرتے مبین نے اماں کو دیکھا جو نماز کے بعد قرآن پاک سینے سے لگائے ہاتھ میں چشمہ لیے وہیں آرہی تھیں۔

''وہ تو سب ٹھیک ہے لیکن اس طرح کا اسکول جانے کتنی دور ہو اور پھر جو خرچہ ہوگا وہ تو تم مجھ سے بہتر سمجھ سکتے ہو ناں۔'' اماں نے ڈھکے چھپے انداز میں اپنا مطلب واضح کیا تو ایک بار پھر مبین محض گہری سانس لے کر رہ گئے۔

خواہش دل میں اترنے سے پہلے انسان کتنا پُرسکون ہوتا ہے لیکن جب کوئی ایسی خواہش دل میں اترتی ہے جس پر اس دنیا میں پوری نہ ہونے کا خوف ہو تو اس کے بعد یہ دنیا ہی دل سے اتر جاتی ہے۔

''بس اماں! آپ دعا کریں' اللہ ہماری روزی روزگار میں برکت دے تو سب کچھ ہوجائے گا۔ ابھی تو پتا نہیں اس تک ہماری کوئی دعا پہنچتی بھی ہے کہ نہیں۔''

''توبہ کرو میرے بچے! مایوسی اور ناامیدی گناہ ہے۔'' اماں نے قرآن کریم کو کھولتے ہوئے پھر بند کیا۔

''یاد رکھو وہ ہماری ہر دعا سنتا ضرور ہے اور جواب بھی دیتا ہے۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ ہمیشہ اس کا جواب ہاں میں نہیں ملتا' کبھی کبھار اس کا جواب ''ابھی نہیں'' بھی ہوتا ہے اور کبھی ہماری اپنی ہی خواہش ہمارے حق میں بہتر نہیں ہوتی تو وہ ایک بہتر وقت تک کے لیے اسے ٹالے رکھتا ہے' اس لیے تم پریشان نہ ہوا کرو۔''

''جی بہتر۔'' مبین نے خاموشی سے گردن ہلاتے ہوئے سامنے سوئی ہوئی ننھی زمین کو دیکھا اور ایک نظر پاس بیٹھی حرا پر ڈال کر باتھ روم چلے گئے۔

❁......❁......❁

''مبین بھائی! آپ ہمیشہ کیوں دس پانچ روپوں کا بھی حساب دیتے ہیں۔ مجھے آپ پر بھروسہ ہے پلیز آئندہ نہ کیجیے گا ایسا۔'' مسز عدنان نے مبین کو پیسے دے کر مارکیٹ سے کچھ سامان منگوایا تھا اور مبین کی شروع سے ہی عادت تھی کہ روپوں پیسوں کا کوئی کام ان کو دیا جاتا تو وہ پرچی پر ایک ایک چیز کا حساب لکھتے جاتے اور پھر مسز عدنان کو بقایا روپوں کے ساتھ ہی وہ پرچی بھی دے دیتے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ گھر کے تمام ملازمین

میں سب سے زیادہ قابل بھروسہ انہی کو سمجھا جاتا۔ کئی مرتبہ منع کیے جانے کے باوجود بھی ان کا یہی معمول تھا۔

''میڈم وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن اس طرح میرا ضمیر مطمئن رہتا ہے ورنہ بھول چوک بھی ہوسکتی ہے کبھی۔''

''بھول چوک تو خدا بھی معاف کردیتا ہے مبین بھائی! آپ اس بات کی فکر نہ کیا کریں۔'' مسز عدنان نے سودے سلف کے استعمال کے بارے میں خانساماں کو ہدایت دینے سے پہلے کہا اور پھر مبین کو جاتے ہوئے دیکھ کر بولیں۔

''ابھی بچوں کو اسکول سے لانے میں تو وقت لگے گا آپ مجھے پارلر ڈراپ کردیں اور وہیں سے بچوں کو لینے چلے جائیے گا۔'' مسز عدنان کی ہدایت پر مبین نے فرماں برداری سے سر ہلاتے ہوئے گیراج کا رخ کیا تاکہ ان کے تیار ہونے تک وہ گاڑی کو ریڈی کرلے۔

مسز عدنان کا شہر کے پوش علاقے میں بیوٹی پارلر تھا' شوہر ایک کامیاب بزنس مین تھے' گھر میں روپے پیسے کی ریل پیل بھی مگر غرور و تکبر نہ تھا۔ ملازمین کے ساتھ حسن سلوک بھی ایسا کہ سب ہی نوکر چاکر ان پر اپنا آپ وارنے کو تیار رہا کرتے نہ صرف یہ کہ بلکہ صدقہ خیرات کرنے میں بھی پیش پیش رہا کرتیں۔ شاید ان کا سب کے ساتھ یہ حسن سلوک ہی تھا کہ ان کا بیوٹی پارلر بھی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرنے لگا۔ مبین ان کے ہاں ڈرائیور کی نوکری کرتے تھے اور اس کے علاوہ بھی باہر کے چھوٹے موٹے کام نمٹادیا کرتے۔ بچوں نے کہیں آنا جانا ہو یا خود مسز عدنان نے' گاڑی ہمیشہ مبین ہی ڈرائیو کرتے کہ عدنان صاحب کی زندگی اتنی مصروف تھی کہ انہیں اپنے کام سے ہی فراغت نصیب نہ ہوتی اور بیوٹی پارلر کھولنے کی وجہ بھی یہی تھی کہ مسز عدنان گھر میں اکیلے اب زچ ہونے لگی تھیں۔

کچھ لوگوں کی زندگی اتنی مصروف ہوتی ہے کہ انہیں زندگی کو زندگی کی طرح گزارنے کا بھی وقت نہیں ملتا۔ ایک کے بعد ایک اور اس کے بعد ایک اور کام نمٹاتے نمٹاتے اپنے ساتھ ساتھ قریبی لوگوں کو بھی بھلائے رکھتے ہیں۔ عدنان صاحب بھی انہی لوگوں میں سے تھے اور مسز عدنان نے بھی شکوے شکایتوں کے بجائے خود کو مصروف کرلیا تھا اور انہیں احساس تک نہیں ہونے دیا۔

''مبین بھائی! گھر میں آپ کے بچے وغیرہ تو ٹھیک ہیں ناں؟'' گاڑی کے شیشے سے باہر دیکھتے ہوئے انہوں نے سرسری سا پوچھا۔

''جی میڈم! اللہ کا شکر ہے سب ٹھیک ہیں۔'' مبین نے نظر سامنے رکھتے ہوئے جواب دیا۔

''اپنی چھوٹی بیٹی کا خاص دھیان رکھا کریں' نظر انداز نہ کرنا اسے۔'' انہوں نے تاکید کی تھی۔ ویسے بھی وہ ہمیشہ ہی زمین کا پوچھا کرتی تھیں کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ زمین جسمانی لحاظ سے دوسروں بچوں جیسی نہیں۔ اکثر یہاں تک کہہ دیتیں کہ کبھی انہیں گھما پھرا لایا کرو اور

بہنوں کے لیے خوش خبری

آپ سب کے بے حد اسرار پار ''بہنوں کی عدالت'' میں پیشی کے لیے حاضر ہورہی ہیں آپ سب کی پسندیدہ لکھاری بہن ''فاخرہ گل'' آپ سب جلد از جلد اپنے سوالات ارسال کریں اور سوالات ای میل پار بھی ارسال کیے جاسکتے ہیں۔

info@aanchal.com.pk

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ان کی یہ پیشکش مبین دلی دعا کے ساتھ واپس کردیتے۔ ان کے لیے یہی بہت تھا کہ وہ اس کی بچی کا ذکر اتنی محبت سے کرتیں اور اس کی خیریت دریافت کرتی ہیں' ان شفقت بھرے الفاظ نے ہمیشہ ہی ان کی عزت میں اضافہ کیا تھا۔

❁......❁......❁

حرا نے مبین کی ماہانہ آمدنی میں دو کمیٹیاں ڈال رکھی تھیں' ارادہ تھا کہ اس دفعہ گرمیوں میں ائیر کولر خریدنے کا۔ اسی لیے تنخواہ ملتے ہی پہلے تو دونوں کمیٹیاں ادا کی جاتیں اور پھر باقی بچ جانے والے روپوں سے پورا مہینہ نہایت کفایت شعاری سے گزارا جاتا۔

مبین کے آنے میں ابھی کچھ وقت تھا سو حرا نے سنان' کاملہ اور زمین کو کھانا کھلانے کے لیے اپنے ساتھ ہی کچن میں بٹھالیا۔ سنان گو کہ ابھی دو سال کا ہی تھا لیکن کسی اور کے ہاتھ سے کھانا کھانا پسند نہ کرتا۔ کاملہ اور وہ اکیلے جبکہ زمین کو حرا اپنی گود میں لے کر کھلا رہی تھی۔

اماں صحن میں پڑوسن کے پاس بیٹھی تھیں اور ان دونوں کے بات کرنے کی آواز کچن تک آرہی تھی دادی اماں نے انہیں مشورہ دیا۔

''میری مانو تو فی سبیل اللہ کچھ نہ کچھ ضرور دیتی رہا کرو' پانچ دس نہیں تو صرف ایک روپیہ ہی دے دیا کرو پھر دیکھنا ایک روپیہ دوگی ناں اللہ کی راہ میں اس کی خوشی کی خاطر' تو وہ ادھار رکھنے والا نہیں ہے دگنا کرکے واپس کرے گا تمہیں۔''

''ہاں اماں! کہتی تو آپ ٹھیک ہی ہو لیکن......'' وہ ہچکچائی۔

''اری لیکن کیا؟'' ہاتھ میں پکڑی تسبیح کے دانے گراتے ہوئے انہوں نے پوچھا۔

''مجھے تو لگتا ہے کہ ہماری روزی کسی نے باندھ دی ہے' جہاں بھی اپلائی کیا کسی ایک بھی جگہ سے مثبت جواب نہیں ملا اور پھر...... حاسدوں کی کمی تھوڑی ہے۔ ہوسکتا ہے کسی دشمن نے کوئی جادو ٹونا کروادیا ہو۔'' آواز کو مدہم کرتے ہوئے انہوں نے کہا تو اماں کے ساتھ ساتھ کچن میں زمین کو کھانا کھلانے کے دوران اس کی رال صاف کرتے ہوئے حرا بھی مسکرادی۔

''اری اپنے دشمن تو ہم خود ہیں' ذرا سا نقصان ہوجائے تو فوراً اس شخص کو دل ہی دل میں مجرم بناڈالتے ہیں جس سے ہماری ذرا سی بھی ان بن ہوئی ہو۔ روزی کی دقت ہے تو تمہارا دھیان فوری طور پر رازق کی طرف کیوں نہ گیا؟ روزی کھولنے والے کو چھوڑ کر روزی باندھنے والوں کے متعلق سوچنا کوئی اچھی بات تو نہیں ہے ناں بیٹا!''

''جی بات آپ کی بھی ٹھیک ہے لیکن......''

''لیکن ویکن چھوڑو اور فی سبیل اللہ کچھ نہ کچھ دیا کرو' چاہے وہ ایک وقت کا کھانا ہو یا ایک روپیہ پھر دیکھنا اللہ کس طرح تمہارے رزق کا وسیلہ بناتا ہے۔'' اماں نے آزمودہ بات بتائی تھی شاید اسی لیے ان کے بھی دل کو لگی اور کسی حاسد کی طرف سے رزق کو باندھے جانے والی سوچ کو ذہن سے ختم کرنے کے بجائے ایک کونے میں سرک کر وہ اٹھنے کا ارادہ کرہی رہی تھیں کہ گھٹنوں اور پیٹھ کے بل سرکتے ہوئے زمین کچن سے نکلتی ہوئی نظر آئی۔

''دادی! یہ زمین بے چاری بھی کیسی آزمائش کی صورت اتری ہے ناں اس گھر پر' بہت دکھ ہوتا ہے جب اسے دیکھتی ہوں۔''

''آزمائش بھی تو اللہ اپنے خاص بندوں کو ہی عطا کرتا ہے ناں' دیکھا نہیں کہ بورڈ کا امتحان اساتذہ اپنے ان طالب علموں سے دلواتے ہیں جن کے بارے میں یقین ہو کہ کچھ کر دکھائیں گے۔'' اماں اپنے زمانے کی پرائمری پاس تھیں اس لیے مثال بھی ایسی دی کہ وہ مسکرانے لگیں۔

''تم بس یہ دعا کیا کرو کہ اللہ ہمیں اور ہم جیسے ان تمام گھرانوں کو سرخرو کرے جو کسی نہ کسی طریقے سے اس وقت آزمائش میں ہیں۔'' دادی نے آسمان کی

طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ اسی دوران حرا بھی کچن سے نکل آئی' زمین کو گود میں لے کر صحن میں ہی لگے واش بیسن پر اس کا منہ دھلایا' ناک صاف کی اور کمرے میں لے جاکر کپڑے تبدیل کروانے لگی کہ زمین کی صفائی ستھرائی کا وہ بے حد خیال رکھا کرتی تھی۔ جس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ ہر وقت فرش پر ہی رہا کرتی تھی جس سے کپڑے اور ہاتھ پاؤں اکثر گندے ہوجایا کرتے۔ لہٰذا وہ دن میں دو تین مرتبہ اس کے کپڑے تبدیل کرواتی اور مبین کے گھر آنے کے وقت تو خاص طور پر اس کے بال بناتی اور تیار کرکے بٹھاتی تاکہ وہ زمین کو دیکھ کر پریشان نہ ہو۔

❁......❁......❁

''اماں! آج میڈم اپنے بچوں کے اسکول گئی تھیں شاید کوئی بڑا پروگرام تھا۔'' آج پھر رات کو بجلی غائب تھی وہ تینوں ہاتھ میں دستی پنکھا لیے بچوں کی نیند قائم رکھنے کی کوشش میں تھے جب مبین نے بات چھیڑی' دادی اور حرا کی مکمل توجہ اسی بات پر تھی۔

''واپسی پر مجھے کہنے لگیں کہ زمین کو اسکول میں داخل کروادو۔''

''اسکول میں......؟'' اماں اور حرا ایک ساتھ چونکیں۔

''بیٹا! تم نے معلوم کیا تو تھا ایک تو اسکول اتنی دور پھر فیس اور آنے جانے کے لیے گاڑی کا خرچہ۔''

''جی اماں! میں جانتا ہوں لیکن میرے کچھ بھی کہنے سے پہلے وہ بولیں کہ زمین کا سارا خرچہ میں خود اٹھاؤں گی۔ وہ بتارہی تھیں کہ ان اسکولوں میں بچوں کی تربیت ایسے کرتے ہیں کہ وہ اپنا آپ خود سنبھالنے کے قابل ہوجاتے ہیں اور...... اور ہماری زمین تو بہت کچھ سمجھتی ہے' جانتی ہے ہوسکتا ہے وہاں جاکر اس کی زندگی بہتر ہوجائے۔'' اس اندھیرے میں بھی حرا نے مبین کی آنکھوں میں چمکتے امید کے دیئے دیکھے تھے لیکن پھر بھی دل میں آیا خدشہ زبان پر لانے سے خود کو نہ روک سکی۔

پیار کے ایسے پھول چنیں

آؤ جاناں پیار کے ایسے پھول چنیں
کہ ہر سو خوشبو بکھر جائے
دیں ایک دوسرے کو اتنی خوشیاں
کہ مایوس چہرے نکھر جائیں
باندھ لیں مل کر عہد وفا
ساری عمر اسی موقف پر ٹھہر جائیں
میں اور تم ہم بن کر جاناں
اس بے وفا دنیا سے بچھڑ جائیں

عائشہ علی' مصطفیٰ نگر...... فیصل آباد

''اللہ معاف کرے لیکن کیا ہم صدقہ خیرات کھانے والے لوگ ہیں کہ میڈم جیسے مال دار لوگ ہمیں اپنی زکوٰۃ و صدقات کا مستحق سمجھ لیں؟'' اماں بھی حرا کی بات سے مکمل متفق تھیں سو سوالیہ انداز میں خاموش رہ کر مبین کی طرف دیکھا۔

''نہیں حرا! ایسا نہیں ہے' انہوں نے خود یہ بات واضح کی ہے اماں کہ جو بھی رقم وہ زمین کے علاج اور اسکول پر خرچ کریں گی وہ صدقہ یا زکوٰۃ نہیں بلکہ فی سبیل اللہ ہوگی۔ وہ اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اس کی مخلوق کا بھلا کرنا چاہتی ہیں' ہمارے چہروں پر مسکراہٹ لانا چاہتی ہیں اور بس......'' اماں اور حرا نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

''وہ صرف اور صرف ہماری مدد کرنا چاہتی ہیں ایسے جیسے کوئی دولت مند بھائی اپنے سے کم حیثیت بھائی کی مدد کرتا ہے' بغیر کسی طلب اور لالچ کے صرف اور صرف اللہ کو راضی کرنے کے لیے صرف اور صرف فی سبیل اللہ۔'' مبین کے سمجھانے پر ان دونوں کی سمجھ میں بات آگئی اور اس رات وہ تینوں ہی مسز عدنان کو دعائیں دیتے ہوئے سوگئے تھے۔

❁......❁......❁

مسز عدنان کی ذاتی کوششوں سے زمین کا داخلہ

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوگیا تھا' حرا کے ساتھ ساتھ اماں اور مبین سب ہی بے حد خوش تھے۔ حرا' اماں کے پاس بیٹھ کر شام کے کھانے کے لیے سبزی کاٹ رہی تھی جب سامنے ہی رہائش پذیر سیماب چلی آئی۔ آج تو وہ معمول کے دنوں سے کہیں زیادہ خوش دکھائی دے رہی تھی' دادی اماں نے پوچھا تو بولیں۔

''اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ رابی کے پاپا کو نوکری مل گئی ہے اماں میں تو بہت خوش ہوں کہ اوپر والے نے ہماری بھی سن لی۔''

''ارے بیٹا میں نے کہا تھا ناں کہ روزی باندھنے والے پر نہیں بلکہ روزی کھولنے والے پر دھیان دو تو رزق کی فراوانی ہوجاتی ہے۔''

''ہاں یہ تو ٹھیک کہا آپ نے ویسے میں کچھ نہ کچھ دیتی تو رہتی ہوں لیکن سوچ رہی ہوں کہ اللہ کے نام پر دیگ پکا کردوں۔'' ان کا جوش دیدنی تھا۔

''کیوں حرا ٹھیک کہہ رہی ہوں ناں میں؟''

''ہاں باجی! کیوں نہیں' اللہ نے دیا ہے تو اس کے نام پر اس کی راہ میں خرچ کرنا تو بہت اچھی بات ہے۔'' حرا نے آلوؤں کو کاٹنے کی بعد پانی والے ڈونگے میں ڈالا۔

''ویسے بھی کافی عرصہ ہوا رشتہ داروں کو بھی نہیں بلایا تھا ان سب کو بھی کھانے پر بلالوں گی۔''

''بیٹا کوشش کرو مستحق لوگوں کو کھلاؤ اور دعائیں سمیٹ لو۔'' دادی ان کی خوشی میں بے حد خوش تھیں۔ وہ بھی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کاملہ کے ہاتھ میں موجود نیا کھلونا دیکھ کر چونک گئیں۔

''ارے حرا! بازار کب گئیں؟''

''نہیں باجی! یہ تو میڈم نے بھیجا تھا دوسری چیزوں کے ساتھ' زمین کا آج اسکول میں پہلا دن تھا ناں۔'' حرا کے انداز میں تشکر نمایاں تھا۔

''ہاں تم نے بتایا تھا مجھے' لیکن خود سوچو اس کے میاں کی اوپر کی کمائی ہوتی ہے اور یہ بات دنیا جانتی ہے پھر بھلا اس کا فی سبیل اللہ خرچ کرنا کیا قبول ہوگا جبکہ آمدن کے ذرائع ہی حرام ہیں۔'' لہجہ نرم مگر الفاظ اتنے تلخ اور سخت تھے کہ حرا تو ایک طرف اماں کے دل کو بھی بے حد تکلیف پہنچی۔

''اور میں تو کہتی ہوں کہ اگر مساجد میں رکھے چندہ باکسز پر بھی لکھ دیا جائے ناں کہ صرف سو فیصد حلال آمدنی سے چندہ دیجیے تو کئی ہاتھ ڈبے تک پہنچ کر واپس آجائیں گے۔''

''یہ تم کیسی باتیں کررہی ہو سیماب!''

''ہاں تو جب قبول ہی نہیں ہوتا اس طرح کا دینا تو......''

''تم یا میں کون ہوتے ہیں یہ فیصلہ کرنے والے کسی کی کشتی بیچ سمندر میں جاکر ڈوب جائے اور کسی کی ڈوبتی نیا بھی پار لگ جائے اس کا علم بھلا خدا کے علاوہ کس کو ہے۔'' اماں نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو وہ لمحہ بھر کے لیے چپ ہوگئیں۔

''ہمیں معلوم ہے ناں کہ ابھی' آج' کل یا کسی بھی وقت اس دنیا سے جاسکتے ہیں لیکن پھر بھی زندگی کو آخری سانس تک جیتے ہیں اور مرنے کو اپنے شیڈول سے نکال کر لمبی لمبی منصوبہ بندی کرتے ہیں کیونکہ ہمیں امید ہوتی ہے کہ ہم زندہ رہیں گے۔ ہوتی ہے امید کہ نہیں؟'' اماں نے ان کی رائے لینا چاہی تو انہوں نے تائید میں سرہلادیا۔

''جب زندگی جیسی ناقابل بھروسہ چیز کی امید آخری سانس تک نہیں ٹوٹتی تو اس کی رحمت سے قبولیت کی امید کیسے توڑ دیں؟'' اماں مسکرائیں۔

''اماں آپ کی باتیں بھی آپ کے زمانے کی ہیں' میرا تو یہ ماننا ہے کہ ہاتھ گندے ہوں تو اپنے ہاتھوں سے پہنے جانے والے کپڑے بھی گندے ہی ہوجاتے ہیں۔''

''اور پتا ہے میرا ماننا کیا ہے؟'' انہوں نے مسکراتے ہوئے حرا اور پھر سیماب کو دیکھا۔

''میرا ماننا ہے کہ بے شک گندے ہاتھوں سے پہنے جانے والے کپڑے گندے تو ضرور ہوجاتے ہیں لیکن جس نے پہنے ہوں اگر اس کا من بے داغ اور اجلا ہو تو دیکھنے والے کپڑے کا گند نظر انداز کردیتے ہیں اور پھر بیٹا وہ ذات ستارالعیوب ہے ناں' کب کس کے دل کا بند دروازہ کھول دے کس کے تن من اور دھن کا گند صاف کردے' ہمیں کیا پتا۔ اس لیے آج کے بعد کسی کے بھی فی سبیل اللہ کیے گئے کام پر تنقید نہ کرنا کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ اس کے نزدیک وجہ قبولیت کیا ہو۔''

''جی اماں۔'' بظاہر مسکراتے ہوئے وہ اٹھ تو گئی تھیں لیکن دادی کی کسی بات سے وہ متفق نہیں تھیں اور ان کا یقین تھا کہ میڈم کا یوں زمین پر پیسے لگانا فی سبیل اللہ کے زمرے میں نہیں آتا۔

❀......❀......❀

صبح سے ہی محلے میں کافی چہل پہل تھی جس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ اتوار ہونے کی وجہ سے چھٹی تھی اور پھر سیماب کے گھر آج دعوت کا اہتمام تھا۔ ان کے گھر کے سامنے ہی پلاؤ اور زردے کی دیگ پکائی جارہی تھی۔ سیماب کے بچے خود کو تھانیدار خیال کرتے ہوئے اپنے خاندان کے علاوہ آج کسی بھی بچے کو اس احاطے میں داخل نہیں ہونے دے رہے تھے جہاں دو دیگیں چڑھی تھیں۔ مانا کہ سیماب کا ملنا جلنا بہت سے لوگوں سے تھا لیکن اتنے رشتے دار تو کبھی دیکھے نہیں گئے تھے جتنے آج رکشوں' موٹر سائیکل اور دوسری سواریوں پر آتے ہی چلے جارہے تھے۔ ایسا لگتا تھا کسی کی شادی نہیں تو عید ضرور ہے لیکن ایسا نہیں تھا۔

محلے کے بچے سیماب کے بچوں کی خود ساختہ حدود کے ساتھ لگے منتظر تھے کہ کب دیگیں پکیں اور وہ بھی بھاگتے دوڑتے اپنا حصہ لینے پہنچ جائیں۔ ایک طرف دس بارہ فقیروں کی ٹولی موجود تھی جو وہیں نیچے زمین پر ایسے سکون سے بیٹھے تھے کہ گویا ان کا اپنا گھر ہو۔ گمان غالب یہی تھا کہ یہ سب ایک ہی خاندان سے تعلق رکھنے والے چھوٹے بڑے بچے ہیں جو اپنے اماں ابا کے ساتھ یہاں پر تھے۔

کاملہ بھی اپنے گھر کے باہر زمین کے ساتھ بیٹھی سیماب کے بچوں کی پھرتیاں دیکھ رہی تھی جو آج خود کو سارے محلے کے بچوں سے الگ اور اعلیٰ تصور کررہے تھے۔

''ام......داغ......چا......'' (میں دیگ کے چاول کھاؤں گی) حرا دروازے کے باہر بیٹھی دونوں بچیوں کو دیکھنے آئی تو فرط جذبات سے ننھی زمین نے ماں کو پکڑ کر بتایا۔

''میری بیٹی نے دیگ کے چاول کھانے ہیں؟'' حرا نے بڑے پیار سے زمین کو گود میں اٹھا کر اس کا منہ صاف کیا تو وہ خوشی سے مسکراتے ہوئے ماں کے کندھے سے لپٹ گئی اور خوشی سے اس کی گردن کے گرد

حمد

اے میرے مالک خدا اے میرے خالق خدا
کیسے کروں میں تیرا شکر ادا
پھلوں میں قدرت سموئی ہے تیری
پھلوں میں حکمت پروئی ہے تیری
وادی میں ہے تُو نے پتھر کو ٹھہرایا
پھر اس سے تُو نے ہے پانی...... چلایا
آسمان کے تارے بڑے ہی پیارے
دیئے اپنی حکمت سے سب کو سہارے
سورج کی تپش کے دن کی ہے بات
دیکھ لیا ہے چاند لو ہوگئی ہے رات
پتھر تھی زمین تو تُو نے بارش کو برسایا
ہمارے لیے تُو نے سبزہ...... اُگایا
ڈالی ہے گوشہ گوشے میں خم
دیتا ہے تُو اور کھاتے ہیں ہم
اے میرے مالک خدا' اے میرے خالق خدا
کیسے کروں میں تیرا شکر ادا

یسریٰ کنول......جڑانوالہ

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اپنا بازو لپیٹ لیا۔

''ام...... داغ...... چا......'' ایک بار پھر حرا کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے وہ یوں ہنسی جیسے کسی نے گدگدی کی ہو۔

''اچھا ٹھیک ہے ابھی سیماب باجی بھجوائیں گی ناں تو اپنی بیٹی کو کھلاؤں گی۔ ابھی آپ میرے پاس اندر بیٹھو۔'' حرا نے اسے اپنے سامنے بٹھایا اور خود مسور کی بگھاری دال پر ہرا دھنیا کاٹ کر ڈالنے لگی۔ اماں بھی وہیں آ بیٹھیں اور زمین سے باتیں کرنے لگی۔

''آ جاؤ کاملہ بیٹا! کھانا کھالو اور دیکھنا سالن جاگ تو نہیں گیا ناں۔'' توے سے روٹی اتار کر ہاٹ پاٹ میں رکھتے ہوئے کاملہ کو پکارا تو وہ منہ بسورتے اس کے سامنے آ بیٹھی۔

''دادی دیکھیں ان گھر میں گئے اتنی دیر ہوگئی ابھی تک انہوں نے کسی کو بھی کھانا نہیں دیا' فقیر بھی ادھر ہی بیٹھے ہیں۔'' کاملہ نے سادہ لفظوں میں شکوہ کیا۔

''ارے تو کیا ہوا' چاول تو ہمارے گھر پر بھی ہیں' ہم زردہ آج پکا لیتے ہیں پھر کسی دن گوشت منگوا کر پلاؤ بھی پکالیں گے۔''

''ن...... نہیں......'' ننھی زمین نے اماں کی بات سنتے ہی اتنی سختی سے دانتوں سے نچلا ہونٹ کاٹا کہ خون نمایاں ہوگیا۔

''ام...... داغ...... چا......'' (میں دیگ کے چاول کھاؤں گی) زمین کا ردعمل اس قدر اچانک اور جارحانہ تھا کہ حرا ایک دم بوکھلا سی گئی۔

''ہاں بیٹا ابھی وہ بھیجیں گے تو میں آپ کو کھلاؤں گی ناں' تب تک آپ یہ تھوڑی سی روٹی کھالو۔'' حرا نے اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر ناکام رہی' کاملہ منہ بسور کر کھانا شروع کر چکی تھی مگر زمین کی ایک ہی رٹ تھی۔

''ام...... دغ...... چا...... ام...... داغ...... چا......''

اماں' حرا اور پھر کاملہ سب ہی نے سر توڑ کوشش کی کہ وہ کچھ اور کھالے مگر اس کی ایک ہی ضد تھی کہ کھاؤں گی تو دیگ کے چاول ورنہ نہیں...... معصوم زمین' حرا اور کبھی اماں کی گود میں روتی بلبلاتی یوں کہ حرا کے ساتھ اماں کا کلیجہ بھی کٹ جاتا۔

انہیں امید تو تھی کہ سیماب باجی چھوٹی سی پلیٹ میں ہی سہی لیکن محلے کے آٹھ دس گھروں میں کھانا ضرور بھجوائیں گی مگر ایسا نہ ہوا۔

نہ تو محلے میں کسی کے گھر اللہ کے نام پر چاول کا ایک دانہ بھیجا اور نہ ہی گلی میں منتظر بچوں اور آس لیے وہاں موجود فقراء کو دو نوالے دیئے گئے۔ ہاں البتہ اتنا سب نے دیکھا کہ اپنے گھروں کو لوٹنے والے سیماب باجی کے رشتہ داروں کے ہاتھ میں چاولوں کے شاپرز ضرور موجود تھے اور شاپر کے بڑے یا چھوٹے ہونے سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ کون سا رشتہ دار نزدیکی ہے اور کون سا دور کا۔

آہستہ آہستہ کر کے بچے اپنے گھروں کو چلے گئے' فقراء کی ٹولی خالی ہاتھ واپس ہوگئی۔ دونوں دیگوں کو خالی کر کے سوزوکی میں واپس بھجوا دیا گیا لیکن حرا کے گھر میں اتری بے سکونی ختم نہ ہوئی۔ زمین اس وقت سے بھوکی تھی اور اس کی ایک ہی رٹ تھی۔

''ام...... داغ...... چا......'' (میں دیگ کے چاول کھاؤں گی)

دو تین مرتبہ اماں نے سوچا ضرور وہ خود سیماب باجی کے گھر جا کر ننھی زمین کے لیے تھوڑے سے چاول مانگ لائی ہیں لیکن حرا نے انہیں اس ارادے سے روکے رکھا کہ نہ تو سیماب باجی نے ہمیں بلایا تھا اور نہ خود سے کچھ بھیجا ہے ایسے میں جا کر مانگنا کسی طور پر مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ زمین کا رو رو کر گلا بیٹھ گیا تھا اور اب وہ بے سدھ ہو کر چپ چاپ مگر یونہی بھوکی پیاسی لیٹی تھی۔ شام ہونے کو تھی اور حرا سوچ رہی تھی کہ مبین گھر آئیں تو ان سے کہے گی کہ کہیں سے بھی جا کر دیگ کے چاول لا کر دیں۔ اسی دوران سیماب باجی آ گئیں' انہیں ایک دم اندر آتا دیکھ کر پہلے سمجھی کہ شاید وہ چاول دینے آئی ہیں لیکن خالی ہاتھ دیکھ کر ایک نظر زمین کی طرف دیکھا جو بازو پر زور ڈال کر بیٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

''السلام علیکم باجی! کیا حال ہے؟'' ہمیشہ کی طرح مسکراتے ہوئے خوش گوار لہجے میں حرا نے انہیں کہا تو وہ کھڑے کھڑے بولیں۔

''وعلیکم السلام! حال نہ پوچھو' آج تو بہت تھک گئی ہوں' سارے رشتہ دار آئے ہوئے تھے' بہت اچھے طریقے سے سب کچھ انجام پایا۔ جو کیا فی سبیل اللہ کیا تھا' بس دعا قبول ہو۔''

''آمین!'' حرا نے آگے بڑھ کر زمین کو گود میں لیا جو سیماب باجی کو دیکھ کر ایک مرتبہ پھر دیگ کے چاول کھانے پر بضد تھی اور ام داغ چا کہتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے مگر اس کی بات کا مفہوم یقینی طور پر گھر والوں کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔

اسی دوران مبین گھر میں داخل ہوئے تو ہاتھ میں دو تین شاپرز بھی تھے۔ سیماب باجی نے اپنی متجسس فطرت سے مجبور ہو کر پہلے تو ان شاپرز کو دیکھا جو انہوں نے آتے ہی حرا کو تھمائے تھے پھر مبین کی طرف دیکھا جو اب واش بیسن پر ہاتھ منہ دھو رہے تھے۔

''بڑی خرید و فروخت ہو رہی ہے' آج کل' لگتا ہے اس مہینے کچھ زیادہ ہی بچت ہوگئی ہے۔''

''ارے نہیں باجی خرید و فروخت نہیں ہے۔'' مبین نے تولیے سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کمرے سے نکلتی اماں کو سلام کیا اور پھر سیماب باجی کی طرف متوجہ ہوئے۔

''دراصل عدنان صاحب کی ترقی ہوئی ہے' گھر میں دعوت کا اہتمام تھا تو انہوں نے ہم سب گھر والوں کے لیے بھی کھانا پیک کروا دیا۔ ان شاپرز میں وہی کھانا اور پھل فروٹ ہے۔''

''اللہ بھلا کرے اس میڈم کا اور رزق حلال میں ڈھیروں برکتیں دے کر اس کی اور اس کے گھر والوں کی دنیا و آخرت سنوار دے' کتنا خیال رکھتی ہے سب کا اور یہاں تک کہ اپنی خوشی میں بھی ہم ملازم پیشہ لوگوں کو نہیں بھولی۔'' اماں کے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ حقیقتاً ان کے دل سے نکل رہا تھا اور فرط جذبات سے ان کی آنکھیں نم ہوگئیں۔ حرا جانتی تھی کہ یہ خوشی کے آنسو ہیں جو چشمے کی اوٹ سے کسی پر ظاہر ہونے سے پہلے ہی انہوں نے پونچھ ڈالے تھے کیونکہ زمین کی معصوم ضد کی وجہ سے آج کا سارا دن جس کرب سے اس نے گزارا تھا اس سے کہیں زیادہ تکلیف میں اماں تھیں جو زمین کو صرف اور صرف دیگ کے چاول کھانے کے لیے روتے اور بلبلاتے دیکھ کر جانے کتنی دفعہ ہی اپنی آنکھیں دوپٹے کے پلو سے مسل چکی تھیں اور اب جب حرا نے زمین کو پلیٹ میں ڈال کر میڈم کے گھر سے آئے دیگ کے چاول کھلائے تو پہلا نوالہ منہ میں ڈالتے ہی اس نے زور زور سے تالیاں بجانا شروع کر دیں۔

نظم

کوئی آنکھ خوابوں سے اٹ گئی
کہیں پاؤں پاؤں دیے جلائے ہیں
رہ گزر......
کہیں لمحہ لمحہ محبتوں کے حصار میں
یوں ہے کہکشاں کہ
شب زفاف کے آسماں کا
گماں ہو
کہیں دور خواب نگر کی آنکھوں کا
نور گالوں پر بہہ گیا
کہیں چاہتوں کا حصار ریت کے
گھر کی مانند بکھر گیا
کہ کسی بہت کم عمر بچے کے
بے ضرر کسی کھیل جیسا گماں ہو

انا احب...... گجرات

PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

''ماداغ جا ان......'' (میں دیگ کے چاول کھا رہی ہوں)

حرا جانتی تھی کہ اس کی بھوک محض تین چار چمچ چاول اور ایک گلاس پانی سے ختم ہوجاتی تھی مگر چہرے پر بکھری خوشی سے لگتا جیسے دنیا جہاں کی دولت اسے مل گئی ہو۔

''میں تو کہتی ہوں مالک! اس میڈم نے تیری راہ میں خرچ کرکے تیرے بندوں کو خوش کیا' بس تُو بھی اس سے خوش ہوجا۔'' اماں نے رال بہتی زمین کو تالیاں بجاتے دیکھا اور سکون کا گہرا سانس لے کر مسکرادیں۔

''ارے اماں یہ بیگمات ایک دوسرے کے سامنے اچھا بننے کے لیے ملازموں کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرتی ہیں اور آپ ہیں کہ دعاؤں پر دعائیں ہی دیئے چلی جارہی ہیں۔'' سیماب باجی کو ان کا یوں دعائیں دینا برداشت نہیں ہورہا تھا۔

''ایک بیمار آدمی کو دوا دکھاوے کے لیے کھلاؤ یا شفایابی کے لیے دعا تو وہ دے گا ہی ناں۔'' اماں اتنا کہہ کر پھر پہلے کی طرح مسکرانے لگی تھیں۔

''اور بیٹا میرا تو یقین ہے کہ اللہ کی راہ میں دیا گیا کھانا ہو یا اس کے لیے کیا گیا کوئی بھی کام اگر اس سے اللہ کے بندوں کے دل میں دکھ تکلیف یا احساس کمتری جنم لے تو دینے والے کے لیے سوچ کا مقام ہے کیونکہ مانا کہ جس دل میں رب رہتا ہو وہاں سب کا کیا کام مگر جو رستہ سب سے ہوکر نہ گزرے وہ رب تک نہیں پہنچ پاتا کیونکہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے اس کا قرب حاصل کرتے ہوئے اس کی مخلوق کا کرب سمیٹنے کی بھی کوشش ہونی چاہیے۔'' اماں نے حرا کو دیکھا جو بڑے سکون سے زمین کو گود میں لیے بیٹھی تھی اور زمین کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ نے اماں کی بھی توانائی بحال کردی تھی۔

''اللہ کی راہ میں علی الاعلان دی گئی ایسی نذرونیاز جو اللہ کے بندوں کے دل دکھانے اور ان کی آنکھوں میں آنسو لانے کا باعث بنے اس سے کہیں بہتر ہے کہ بندہ اتنی ہی رقم خاموشی سے اور کہیں نہیں تو کسی خیراتی ادارے کے لنگر میں دے آئے جہاں کھانا اپنے پرائے کا فرق کیے بغیر سب میں سانجھا تقسیم کیا جاتا ہے۔ سب کے ہاتھ ایک ساتھ شکر کو بلند ہوتے ہیں اور سب کے دل اس دینے والے کے لیے دعا کرتے ہیں۔''

سیماب باجی اماں کی بات میں چھپا مطلب جان گئی تھیں جبھی بغیر کچھ کہے واپس پلٹنے لگیں کہ اماں کی آواز نے روک لیا۔

''حرا بیٹا! تھوڑے سے چاول سیماب کو بھی ڈال کر دو اللہ کے نام کا کھانا ہے ناں جتنے لوگ کھائیں گے اتنا ہی ثواب ملے گا۔'' اور تب سیماب باجی نے سوچا کہ واقعی ہم اکثر کوئی بھی کام فی سبیل اللہ کرتے کرتے اسے جانے کیوں اللہ کی خوشی کے بجائے رشتے داروں کی خوشی اور رضا کے لیے کرتے کرتے اس قدر ہانپ جاتے ہیں کہ اصل مقصد کہیں دور رہ جاتا ہے اور دنیا داری غالب آجاتی ہے۔ یہی کچھ آج ان کے ساتھ بھی ہوا تو ضرور تھا لیکن اماں کے دھیمے لہجے نے انہیں جس طرح یہ بات سمجھائی تھی وہ صرف اماں کا ہی خاصہ تھی اور کسی بھی انسان کی عزت نفس کو مجروح کیے بغیر اسے بُرا بھلا کہے اور طنز کیے بغیر کوئی بھی اچھی بات اس طرح سکھانا کہ اس کے دل میں اتر جائے۔

یہ بھی تو اللہ کی راہ میں صدقے کے برابر ہی کی حیثیت رکھتا ہے سو مالی طور پر نہ سہی لیکن اپنے کردار اور اخلاق سے فی سبیل اللہ یہ صدقہ تو ہم روز ہی دے سکتے ہیں۔

رب کی خوشی اور اس کی رضا کی خاطر صرف اور صرف فی سبیل اللہ......!

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش
یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے
ہم خاص کیوں ہیں:۔
✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
✧ ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
✧ ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
✧ ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
✧ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
✧ مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
✧ ہر کتاب کا الگ سیکشن
✧ ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں
We Are Anti Waiting WebSite
واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے
ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں
ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں
www.paksociety.com
اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں
WWW.PAKSOCIETY.COM
Online Library For Pakistan
Like us on Facebook fb.com/paksociety
twitter.com/paksociety1
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY